بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم سہ شنبہ — ایڈیٹر روشن دین تنویر — قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۱۸ احسان ۱۳۴۲ ہش ۲۵ محرم ۱۳۸۳ھ ۱۸ جون ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۴۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

## اولوالعزم مومنوں کے آثارِ باقیہ اور نیک لوگوں کی ذریت سے پُر درد خطاب

### آج اسلام پر ہر طرف سے حملے ہو رہے ہیں کیا تم پر فرض نہیں ہے کہ اسکے دفاع اور استحکام کے لئے کوشش کرو

"اے مسلمانو! جو اولوالعزم مومنوں کے آثارِ باقیہ ہو اور نیک لوگوں کی ذریت ہو تم دیکھتے ہو کہ کس قدر زور سے دینِ اسلام کے مٹانے کے لئے کوشش ہو رہی ہے۔ کیا تم پر یہ حق نہیں کہ تم بھی کوشش کرو۔ اسلام انسان کی طرف سے نہیں کہ تا انسانی کوششوں سے برباد ہو سکے مگر افسوس ان (عیسائیوں) پر ہے جو اس کی بیخ کنی کے درپے ہیں۔ اور پھر دوسرا افسوس ان پر ہے جو اپنی عورتوں اور اپنے بچوں اور اپنے نفس کی عیاشیوں کیلئے تو ان کے پاس سب کچھ ہے مگر اسلام کے حصہ کا ان کی جیب میں کچھ نہیں۔" (فتح اسلام صفحہ ۵۳، ۵۴)

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۷ جون بوقت ۸ بجے صبح

پرسوں دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ کل شام کے وقت حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف ہوگی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

## حضرت سیدہ اُمّ وسیم احمد صاحبہ کی علالت

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ ایک لمبے عرصہ سے بلڈ پریشر اور ذیابیطس کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ آپ کو بے حد کمزوری ہے۔ اور چلنے پھرنے سے بھی معذور ہوتی جا رہی ہیں۔ حال ہی میں آپ گر گئی تھیں جس کی وجہ آپ کے دائیں کندھے کے نیچے Fracture ہو گیا ہے۔ اور پلستر باندھنے کی وجہ سے بازو پر چھالے اور پیپ پڑ گئی ہے۔ کئی روز سے نیند نہیں آرہی۔ بے حد درد اور بے چینی ہے۔ احباب صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

## ایک ضروری اپیل

گورنمنٹ کے منظور شدہ سکول میں صرف ایک معین اور محدود تعداد میں بچوں کی فیس معاف کی جا سکتی ہے اور یہ کنسیشن دیکر ہمارے مرکزی سکول میں کم از کم پچاس طلباء ایسے رہ جاتے ہیں جن کے متعلق میرا ضمیر کہتا ہے کہ یہ واقعی امداد کے مستحق ہیں۔ لیکن وسائل محدود ہونے کی وجہ سے ان کی فیس معاف نہیں کر سکتا۔ ان میں سے مستحق ہونے کے علاوہ بعض بچے ہونہار بھی ہوتے ہیں اور غربت کی وجہ سے سکول میں نہایت تنگی ترشی سے گذارہ کرتے ہیں۔ ہماری جماعت کے احباب کو اللہ تعالیٰ نے وسیع دل اور ذرائع بھی دیئے ہیں۔ جن کو بروئے کار لا کر ایسے مستحقین کی امداد فرما سکتے ہیں جو فیس معاف نہ ہونے کی وجہ سے تکلیف میں ہیں۔ اس کارِ خیر میں اگر بعض مخیر دوست پانچ یا دس روپے ماہوار اپنے ذمہ لے لیں تو میری اور طلباء کی پریشانی دور ہو سکتی ہے۔ آجکل فیس کی معافی کا مسئلہ درپیش ہے۔ اگر احباب اس مد میں میرے پاس یکمشت یا باقساط حسب توفیق فوراً کچھ رقم بھجوا دیں تو اس سے بہتوں کا بھلا ہو سکتا ہے۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

**درخواستِ دعا:۔** خاکسار پچھلے چھ سات دن سے شدید کمر درد کی وجہ سے بیمار ہے۔ درد کی وجہ سے چارپائی سے نیچے اترنا بھی مشکل ہوگیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار بشیر احمد رفیق نائب امام مسجد لنڈن

## مشرقی پاکستان کے امدادی فنڈ میں ۶ ہزار روپیہ ارسال کرنے پر

### صدرِ مملکت کی طرف سے شکریہ کا اظہار

#### ناظر صاحب امور خارجہ کے نام صدرِ مملکت کے ڈپٹی سیکرٹری کا مکتوب

پچھلے دنوں مشرقی پاکستان کے ساحلی علاقہ میں جو ہلاکت خیز طوفان آیا تھا اس پر صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے درد و غم اور گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے "صدر مملکت کے امدادی فنڈ برائے مشرقی پاکستان" میں چھ ہزار (۶,۰۰۰) روپے بطور چندہ ارسال کئے تھے۔ اس کے جواب میں صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے اپنے ڈپٹی سیکرٹری کی وساطت سے صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا شکریہ ادا کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس سے مشرقی پاکستان کے بھائیوں کی مصیبت کا مداوا کرنے میں مدد ملے گی۔ صدر مملکت کے ڈپٹی سیکرٹری نے اس ضمن میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر امور خارجہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے نام جو مکتوب ارسال کیا ہے اس کا متن درج ذیل ہے:۔

"جناب عالی!

صدر مملکت کی طرف سے مجھے ہدایت کی گئی ہے کہ میں آپ کے اس خط کے جواب میں جس میں آپ نے مشرقی پاکستان کے حالیہ طوفان پر ہمدردی کا اظہار کیا ہے آپ کا شکریہ ادا کروں

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۸ جون ۶۳ء

# کیا یسوع مسیح کی قربانی رائیگاں ہے؟

(۲)

عیسائی دوست اگر بدعتوں کا چولہ اتار دیں تو وہ اسلام کے بہت نزدیک ہو جاتے ہیں۔ ہم نے اپنے گزشتہ اداریوں میں وضاحت کی ہے کہ کس طرح موسوی شریعت اور عیسوی تعلیمات کو بت پرستانہ رسومات میں گم کر دیا گیا۔ شاگردوں نے تو نیک نیتی سے غیر اقوام میں مسیح کا پیغام پہنچانے کے لئے شریعت سے آزادی کا اعلان کیا مگر ساتھ ہی بت پرستانہ رسومات کو بھی اپنا لیا۔ یہ بدعتوں کا تمام تانا بانا درحقیقت حقیقی مسیحیت سے باہر ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حقیقی تعلیمات کو ان سے الگ کر لینا کوئی بڑی بات نہیں۔

جس مسیحیت کی بنیاد تثلیث۔ کفارہ وغیرہ مسائل پر رکھی گئی ہے وہ اب دنیا میں بالکل ناکام ہو چکی ہے۔ آج کی تعقلی ذہنیت ایسے مصنوعی دین کو قبول نہیں کر سکتی چنانچہ یورپ اور امریکہ کے لوگ بھی آج موحدانہ نظریہ کی طرف زیادہ راغب ہو رہے ہیں اور یسوع مسیح کو صحیح آئینہ میں دیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ آئینہ دراصل وہی ہے جو قرآن حکیم نے دنیا کے سامنے رکھا ہے۔

اس کے باوجود کہ مسیحیوں نے تثلیثی نظریہ کے فروغ کے لئے اناجیل یعنی مسیح ناصری علیہ السلام کی تعلیمات میں تحریفیں کر لی ہیں پھر بھی جیسا کہ ہم نے پہلے بتایا ہے مسیح علیہ السلام کی تعلیمات کی ایک گہری لہر ان میں موجود ہے اور ان میں ایسے حوالے موجود ہیں جن سے اللہ تعالےٰ کی واحدانیت اور بت پرستی کی مذمت عیاں ہوتی ہے اور اگرچہ دین موسوی جس کے احیا کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے بدعتوں کے غبار میں دب گیا مگر بائبل اور اناجیل کا غور سے مطالعہ کرنے والوں میں بت پرستی سے نفرت اور اللہ تعالےٰ کے وجود سے خاص دلچسپی چلی آئی ہے۔ اور مسیحی حقیقی دین پر گو عامل نہ رہے ہوں مگر عام زندگی کے لحاظ سے حقیقی دین کے بہت قریب رہتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں یہودیوں کے مقابلہ میں عیسائی مذہبی پیشواؤں کی اس لحاظ سے تعریف کی گئی ہے کہ وہ حق کو جلد قبول کر لیتے ہیں اور ایمان لے آتے ہیں ملاحظہ ہو:۔

"بنی اسرائیل میں سے جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے ان پر داؤدؑ اور عیسیٰ بن مریمؑ کی زبان سے لعنت کی گئی تھی (اور) یہ اس وجہ سے ہوا تھا کہ انہوں نے نافرمانی کی تھی اور حد سے بڑھتے تھے۔

وہ ایک دوسرے کو کسی ناپسندیدہ بات سے جس کے وہ مرتکب ہوئے (ہوں) روکتے نہ تھے۔ جو کچھ وہ کرتے تھے یقیناً وہ بہت برا تھا۔

تو ان میں سے بہتوں کو دیکھے گا کہ جو (لوگ) کافر ہیں انہیں وہ (اپنا) مددگار بناتے ہیں۔ انہوں نے اپنے لئے جو کچھ اپنی مرضی سے آگے بھیجا ہے وہ بہت ہی برا ہے جو یہ امر ہے کہ اللہ ان سے ناراض ہو گیا ہے اور وہ عذاب میں پڑے رہیں گے

اور اگر وہ اللہ (پر) اور (اِس نبی (پر) اور اس پر جو اس (نبی) پر اتارا گیا ہے ایمان رکھتے تو وہ انہیں اپنا مددگار نہ بناتے لیکن ان میں سے بہت سے نافرمان ہیں۔

تو مومنوں سے عداوت رکھنے میں یقیناً یہودیوں (کو) اور ان لوگوں کو جو مشرک ہیں سب سے زیادہ سخت پائے گا۔ اور تو مومنوں سے محبت کرنے کے لحاظ سے ان میں سے سب سے قریب یقیناً ان لوگوں کو پائے گا جو یہ کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں۔ یہ (بات) اس وجہ سے ہے کہ ان میں کچھ (لوگ) عالم اور عابد ہیں اور (نیز) اس وجہ سے کہ وہ تکبر نہیں کرتے۔

اور جب وہ اس (کلام الٰہی) کو سنتے ہیں جو اس رسول پر اتارا گیا ہے تو (اے مخاطب) تو دیکھتا ہے کہ جس قدر حق انہوں نے پہچان لیا ہے اس کی وجہ سے ان کی آنکھیں آنسوؤں (کے زور) سے بہ پڑتی ہیں وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے ہیں پس ہمارا نام (بھی) گواہوں کے ساتھ لکھ لے۔

اور (کہتے ہیں کہ) ہمیں کیا (ہو گیا) ہے کہ ہم اللہ (پر) اور اس سچائی پر جو ہمارے پاس آئی ہے ایمان نہ لائیں حالانکہ ہم خواہش رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں نیک لوگوں میں داخل کرے۔

پس اللہ ان کی (اس) بات کے بدلہ میں انہیں وہ جنت عطا فرمائے گا جن کے اندر نہریں بہتی ہوں گی (وہ) ان میں بستے چلے جائیں گے اور یہی نیکوکاروں کا بدلہ ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے۔ وہ لوگ دوزخی ہیں۔" (مائدہ ۷۹–۸۷)

ان آیات میں یہودیوں کی سنگدلی اور نصاریٰ کی نرم دلی کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور معیار یہ ٹھہرایا گیا ہے کہ یہودی تو اسلام کی سخت مخالفت کرتے ہیں اور شدت کے ساتھ مسلمانوں سے نفرت کرتے ہیں مگر وہ لوگ جو نصاریٰ کہلاتے ہیں اس لحاظ سے اسلام کے قریب ہیں کہ وہ جب کلام الٰہی سنتے ہیں تو ان کی آنکھوں سے اثر کی وجہ سے آنسو بہنے لگتے ہیں اور وہ حق کو قبول کر لیتے ہیں۔ اور اس طرح جنت کے حقدار بن جاتے ہیں۔

یہاں قرآن کریم نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے ان عیسائیوں کی مثال دی ہے جو عرب میں آباد تھے اور نسلاً عرب ہی تھے۔ قرآن کریم کے اس بیان سے واضح ہوتا ہے کہ عرب کے عیسائی خاص کر عیسائی پادری وغیرہ واقعی حق قبول کرنے میں پیش پیش تھے۔ اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ ان عیسائی پادریوں میں سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات بالکل مردہ نہیں ہو گئی تھیں اور باوجود بت پرستانہ رسومات کے یہ لوگ حق پرست ضرور تھے اور اکثر ان میں سے ایسے تھے جنہوں نے قرآن کریم کی آواز پر لبیک کہا اور ایمان لے آئے۔

بے شک یہ اس زمانے کا حال ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ آج بھی یورپ اور امریکہ میں ایسی سعید روحیں موجود ہیں کہ اگر اسلام کو صحیح روشنی میں ان کے سامنے پیش کیا جائے تو غلط عیسائیت سے توبہ کر کے وہ حلقہ بگوش اسلام ہو سکتے ہیں۔ یہ ہم محض قیاسی طور پر نہیں کہہ رہے بلکہ جماعت احمدیہ جو مساعی یورپ۔ افریقہ اور امریکہ وغیرہ مغربی ممالک میں کر رہی ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ عیسائیوں میں ہزاروں نہیں لاکھوں پیاسی روحیں موجود ہیں جو اسلام کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں اور جو موجودہ عیسائیت سے سخت مایوس ہو چکی ہیں۔

التمر یانع والناظر غیر مانع

اس لحاظ سے ہم سمجھتے ہیں کہ قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیات جہاں اس زمانے کے بعض عیسائی پادریوں کی ذہنیت واشگاف کرتی ہیں یہ ہمارے زمانہ کے لئے پیشگوئی کی حیثیت بھی رکھتی ہیں ہمیں ان آیات کی روشنی اور مفہوم کے مطابق چاہئے کہ عیسائی اقوام کے سامنے اسلام کو صحیح آئینہ میں پیش کریں اور قرآن مجید اور سنت رسول اللہ کی روشنی میں موجودہ عیسائیت کے نقائص کو ان کے سامنے رکھیں جو عیسائیوں کی بدعتوں کی وجہ سے اس میں پیدا ہو گئے ہیں۔

افسوس ہے کہ آج کل مسلمانوں کے بعض اہل علم حضرات نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اکثر وہی عقائد اختیار کر لئے ہوئے ہیں جو عیسائیوں کی بدعتوں کی طفیل الٰہی دین میں داخل ہو گئے ہوئے ہیں جس سے یہ نقصان ہو رہا ہے کہ اس طرح عیسائیوں کو اپنے بدعتی رسومات اور نظریات میں تقویت پہنچ رہی ہے اور یہ چیز عیسائیوں کے قبول اسلام کے راستہ میں سدِّ سکندری بن گئی ہوئی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت جوش اور تحدی سے ان غلط عقاید کی قلعی کھولی ہے اور قرآن وسنت سے صحیح صورتِ حال دنیا کے سامنے پیش کی ہے اسلام قبول کرنے کے لئے عیسائیوں کے راستہ میں جو سب سے بڑی روک ان غلط معتقدات کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہے وہ حیاتِ مسیح کا عقیدہ ہے جو کسی طرح قرآن و حدیث سے ثابت نہیں ہو سکتا۔ بلکہ قرآن و سنت اس کی صریح تردید کرتے ہیں۔ اس طرح اگر ہم عیسائیوں پر ثابت کر دیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر سے زندہ اتار لئے گئے تھے اور وہ اسرائیلی بھیڑوں کے مشرقی بھیڑ خانے کی طرف مراجعت کر گئے تھے اور ۱۲۰ سال عمر پا کر کشمیر میں فوت ہو گئے تھے اور وہیں مدفون ہوئے تو گویا ہم موجودہ عیسائیت کی بنیاد ہی اکھیڑ کر رکھ دیتے ہیں چنانچہ خود بڑے بڑے عیسائی پادریوں نے تسلیم کیا ہے کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ مسیح صلیب پر سے زندہ اتار لئے گئے تھے تو موجودہ عیسائیت کی تمام عمارت زمین پر آرہتی ہے۔ اس ضمن میں مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا مندرجہ ذیل حوالہ بھی قابلِ غور ہے۔ آپ اپنی تفسیر القرآن کے دیباچہ میں فرماتے ہیں:۔

"اس زمانہ میں ایک پادری نصرانی پادریوں کی ایک بڑی جماعت لے کر اور حلف اٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنا لونگا ولائت کے انگریزوں نے روپے سے بہت بڑی مدد کی اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لے کر ہندوستان میں داخل ہو کر بڑا تلاطم برپا کیا۔ اسلام کی سیرۃ واحکام پر جو اس کا حملہ ہوا وہ تو ناکام ثابت ہوا۔۔۔۔ مگر حضرت عیسیٰؑ

(باقی ص پر)

ماضی کے خزانے

# مغفرتِ الٰہی کی کیفیّت اور نظارے

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ

(۳)

(۲۷)

جن اشخاص کو دنیا میں اپنے قصوروں اور حدود کی سزا مل چکی تھی۔ ان کے ساتھ تو خصوصاً وہاں نرمی اور شفقت کا سلوک ہو رہا تھا۔ چنانچہ ایک شخص سے دنیا میں ایک بُرا کام سرزد ہو گیا تھا وہ خود گیا اور حاکم وقت سے عرض کیا "حضور مجھ سے یہ گناہ سرزد ہو گیا ہے۔ میں نے توبہ کی ہے۔ تم مجھے دنیا میں سزا دے لو۔ میں اپنے رب کے آگے روسیاہ ہونے سے دنیا کی تکلیف برداشت کر لینا بہتر سمجھتا ہوں"۔ چنانچہ اسے سنگسار کر دیا گیا۔ اور اب جو حشر میں لایا گیا۔ تو اس کو ان خوشکن الفاظ سے مخاطب کیا گیا۔

"اے میرے بندے! تیری اس توبہ کی اس قدر منزلت ہے کہ اگر وہ ایک پورے شہر کے گنہگاروں پر تقسیم کی جاتی۔ تو ہم ان سب کو بخش دیتے"۔

(۲۸)

ایک اور شخص کو دیکھا جس نے اپنے زمانہ حکومت میں رعایا پر بہت ظلم کئے تھے۔ وہ سب مظلوم اس سے بدلہ لینے کے لئے وہاں حاضر تھے مگر جب یہ سنایا گیا کہ اس شخص نے آخری عمر میں اپنے سب مظالم سے توبۃ النصوح کر لی تھی اور مدینہ طیبہ ہجرت کر کے چلا گیا تھا اور وہیں مرا تھا"۔ تو اس اعلان سے یکدم ان تمام لوگوں پر کچھ ایسا اثر ہوا کہ سب ہاتھ اٹھا کر کہنے لگے

"ہم نے اس شخص کے سب قصور معاف کئے۔ خدا بھی اسے بخشے"۔

چنانچہ وہ شخص خوش خوش ہنستا ہوا وہاں سے جنت کی طرف رخصت ہوا۔

(۲۹)

اس سے بڑھ کر یہ کہ کروڑوں انسانوں کے حقوق العباد کا بدلہ خدا تعالیٰ نے مستحقین کو اپنے پاس سے بڑھ چڑھ کر ادا کر دیا۔ اور ان مظلوموں نے نہایت خوشی سے اپنے دعوؤں اور حقوق سے دستبرداری داخل کر دی۔ اور ان کے گناہ بخش دیئے گئے نالائق اولاد جن پر ان کے ماں باپ بہت راضی اور خوش تھے وہاں محض اس لئے بخشی جا رہی تھی کہ وہ رضی الرب فی رضی الوالد کے قانون کے ماتحت خدا کا فضل جذب کر رہی تھی۔

(۳۰)

سب سے حیران کرنے والی بخشش میں نے دو شخصوں کے معاملہ میں دیکھی، دو جہنمی ایک طرف دوزخ میں لے جانے کے لئے کھڑے تھے کہ ایک مغفور شخص وہاں سے گذرا ایک جہنمی نے اس جنتی سے کہا بھائی صاحب کیا آپ مجھے نہیں پہچانتے؟ میں وہ ہوں جس نے آپ کو فلاں جگہ ایک دفعہ پانی پلایا تھا۔ اس پر دوسرا جہنمی بولا "مجھے بھی تو آپ نہ بھولے ہوں گے۔ میں نے آپ کو فلاں جگہ ایک دن وضو کے لئے لوٹا بھر کر دیا تھا۔ اب ہم تو جہنم کو جائیں گے اور آپ جنت کو"۔ یہ سنکر اس جنتی کا دل پسیج گیا اور اس نے وہیں بارگاہ غفورٌ رحیم سے ان کے لئے دعا کی حکم ہوا کہ ان کو بھی اپنے ساتھ جنت میں لے جاؤ

(۳۱)

ابھی ہم ان نظاروں سے فارغ نہ ہوئے تھے کہ جہنم کی طرف سے سخت چیخوں کی آواز آنے لگی۔ رپورٹ ہوئی کہ وہ شخص بہت غل مچا رہے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ "ان کو ہمارے روبرو پیش کرو"۔ غرض وہ حضوری میں لائے گئے۔ پوچھا گیا، اتنا غل کیوں مچاتے ہو

انہوں نے عرض کیا الٰہی جل گئے۔ ہمیں اس عذاب کی برداشت نہیں ہم پر رحم ہو۔ ارشاد ہوا جاؤ فی الحال اپنی جگہ چلے جاؤ۔ تمہارے معاملے پر غور ہوگا۔ یہ سنکر ایک تو جہنم میں واپس چلا گیا۔ مگر دوسرا وہیں کھڑا رہا حکم ہوا

"تو کیوں نہیں جاتا"

وہ عرض کرنے لگا۔

"مولیٰ کیا تو نے مجھے اس لئے جہنم سے نکالا تھا کہ پھر دوبارہ اسی میں ڈالا جائے۔

اس پر حاضرین ہنس پڑے ارشاد ہوا۔

اے بے صبر اچھا جا ہم نے تجھے بخش اور تیرے ساتھی کو بھی

(۳۲)

غرض اسی طرح کے حالات دیکھتے ہوئے ہم ایک گروہ صحابہ کی طرف گئے۔ وہاں بھی کچھ جھگڑے اور حساب کتاب شروع تھا۔ ایک صحابی حاطب کے متعلق ان کے گواہوں نے بیان دیا کہ اس شخص نے اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ خیانت کی ہے کہ جس کی سزا دنیا میں سوائے قتل اور عاقبت میں سوائے جہنم کے اور کچھ نہیں۔ اس نے کفار مکہ کو خط لکھا کہ آنحضرت تم پر یکدم مخفی حملہ کرنے والے ہیں۔ تم ہوشیار ہو جاؤ۔ اس نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا راز فاش کیا۔ کفار کو مدد دی۔ اور مسلمانوں کو تباہ کرنے کا پورا سامان مہیا کر دیا۔ اگر خداوند کی طرف سے حضرت نبی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بروقت اطلاع نہ مل جاتی۔ تو فتح مکہ کی ساری تجاویز درہم برہم ہو کر رہ جاتیں۔ اس سے بڑھ کر غدار ہم کو تو کوئی نظر نہیں آتا۔ بارگاہِ الٰہی سے ارشاد ہوا کہ تمہاری بات بالکل سچی ہے لیکن ۲ھ میں جو فرمان اہلِ بدر کے لئے جاری ہوا تھا اس کا ریکارڈ نکالو۔

ارشاد کی دیر تھی کہ فرمان متعلق اہلِ بدر حضوری میں پڑھا گیا اور وہ یہ تھا

اعملوا ما شئتم

فانی قد غفرت لکم

(اب جو چاہو کرو میں نے تمہاری مغفرت بہرحال کر دی ہے)

نیز ارشاد ہوا کہ بندوں کی بعض اہم خدمات ایسی ہوتی ہیں۔ کہ ان کے بعد ہم ان کو ایسا ہی انعام دیا کرتے ہیں۔ جانے دو حاطب کو اہلِ بدر کے ساتھ وہ مغفور ہے"۔

(۳۳)

اس کے بعد سید الشہداء حمزہ بن عبد المطلب شیرِ خدا کا مقدمہ پیش تھا۔ اور گواہوں نے کہا کہ یہ ایک دن شراب کے نشے میں بیٹھے اپنی ایک لونڈی کا گانا سن رہے تھے کہ خوش ہو کر فرمانے لگے۔ مانگ کیا مانگتی ہے۔ اس لونڈی کو حضرت علی بن ابی طالب سے کچھ عناد تھا کہنے لگی۔

"جنگِ بدر کے مالِ غنیمت میں سے علیؓ کو دو اونٹنیاں اپنے حصّے کی ملی ہیں اور وہ فلاں احاطہ میں بندھی ہیں میرا جی چاہتا ہے کہ ان کی تازہ کلیجی بھون کر کھاؤں"۔ اس پر یہ صاحب اٹھے اپنا خنجر سنبھالا اور اس احاطہ میں پہنچ کر ان زندہ اونٹنیوں کے پیٹ چاک کر ڈالے اور پیٹ کے اندر سخت بے دردی سے ہاتھ ڈال کر ان کی کلیجیاں کھینچ کر نکال لیں اور اس لونڈی کو لا کر دے دیں کہ کھا لو۔ بعد میں وہ زخمی جانور وہیں تڑپ تڑپ کر مر گئے۔ لوگوں نے حضرت علیؓ کو خبر کی۔ وہ روتے ہوئے آنحضرت صلعم کے پاس پہنچے کہ یہ واقعہ ہوا ہے۔ حضورؐ ان کو ساتھ لے کر ان صاحب کے ہاں تشریف لے گئے۔ وہ نشہ میں کیا فرماتے ہیں "کیا تم دونوں میرے باپ کے غلام نہیں ہو"۔ یہ سن کر آنحضرت صلعم واپس تشریف لے آئے اور سمجھ لیا کہ یہ شراب کے نشہ کی وجہ سے ہوش میں نہیں ہیں ان سے بات کرنا فضول ہے۔ اس سے کچھ مدت بعد یہ صاحب احد کی جنگ میں مارے گئے اور ہم ان سے اس ظلم کا قصاص چاہتے ہیں جو ان سے سرزد ہوا تھا اور جو نہ جنگ کے متعلق نہ تھا بلکہ انسانیت کے خلاف تھا اور اگر اس وقت تک شراب حرام نہ ہوئی تھی پھر بھی اس کی اہمیت کم نہیں ہو جاتی۔ کیونکہ یہ سخت قساوتِ قلبی اور ظلم ناحق کا مظاہرہ تھا جسے انسان کی فطرت دھتکار دیتی ہے خواہ وہ کسی مذہب و ملت کا ہو اس لئے ہم جو سائل ہیں اس کا قصاص طلب کرتے ہیں۔

بارگاہِ خداوندی سے ارشاد ہوا کہ "ہم تو اس قصور کا قصاص پہلے ہی لے چکے ہیں۔ حمزہؓ ہمارا شیر ہے لیکن ہم نے جو قصاص لیا ہے وہ بھی ظاہر ہے اور جو مقام قرب کا ہم نے اسے بخشا ہے وہ بھی ظاہر ہے کیا یہ صحیح نہیں کہ ایک لونڈی نے ان اونٹنیوں کو حمزہؓ سے کہہ کر مروایا۔ اسی طرح وحشی جو ایک غلام تھا۔ اسے بھی انعام دے کر احد میں لایا گیا تھا۔ اور اس کے حربہ نے حمزہؓ کا پیٹ اسی طرح چاک کیا جس طرح ان جانوروں کا پیٹ پھاڑا گیا تھا۔ پھر ہندہ زوجۂ ابو سفیان نے حمزہ کا کلیجہ اس زخم میں سے اسی طرح نکالا جس طرح حمزہ نے ان جانوروں کے کلیجے نکالے تھے اور جس طرح اونٹنیوں کے جگر کباب بنا کر کھائے گئے تھے۔ اسی طرح حمزہ کا جگر بھی ہندہ نے میدانِ احد میں سب کے سامنے کھڑے ہو کر چبایا اور دوسری اونٹنی کے بدلہ میں اس عورت نے ان کا مثلہ بھی کیا۔ یعنی ان کے ناک۔ کان اور ہونٹ کاٹ کر ہار بنا کر اپنے گلے میں ڈالے اور میدانِ جنگ میں فخریہ لوگوں کو دکھاتی پھری۔ اور انہوں نے جو آنحضرت صلعم کو اپنے باپ کا غلام کہا تھا۔ تو ایک حبشی غلام ہی نے ان کا کام تمام کیا۔ اور یہ نصیب نہ ہوا کہ کسی معزز سردارِ قریش کے ہاتھ سے مارے جاتے اب بتاؤ کہ کونسی چیز ہے جس کا قصاص حمزہ سے نہ لیا گیا ہو۔ اونٹنیوں کا جگر کھانے والی بھی ایک مغنیہ تھی اور حمزہ کا جگر کھانے والی بھی ایک گانے والی تھی جو میدانِ احد میں وہ مشہور گیت گاتی پھرتی تھی جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

نحن بنات طارق
یمشی علی النمارق

ہاں! چونکہ وہ ہمارا محبوب بندہ تھا۔ ہم نے اس قصاص کو بھی ایک عزت کی شکل دے دی۔ اس کا احد میں مارا جانا۔ اس کے سید الشہداء مشہور ہونے کا باعث ہوا۔ اور باقی باتیں جو مرنے کے بعد اس سے کی گئیں ان سے بھی اسے کوئی تکلیف اور اذیت نہ ہوئی۔ نہ مثلہ ہونے کی۔ نہ کلیجہ نکالنے کی اور نہ کلیجہ چبانے کی۔ پس ہم نے ایک ایسی عزت والی مغفرت کی چادر اس پر اوڑھا دی جس کی وجہ سے اس کے مدارج بھی بلند ہو گئے اور تمہارا دعویٔ قصاص بھی پورا ہو گیا۔ اب اسے لے جاؤ اور جنت میں اس کے بھتیجے کے پاس ہی اس کا مقام بھی بتا دو۔ ہم اس سے راضی ہیں اور وہ ہم سے!

(۳۴)

یہ فیصلہ سننے کے بعد ہم آگے بڑھے۔ ایک مسلمان کو دیکھا کہ اس کا ہر عمل عجیب دار تھا اور سوائے اس کے کہ اس نے شرک نہیں کیا تھا باقی ہر طرح اس کی زندگی گنہگارانہ تھی۔ قریب تھا کہ جہنم کے فرشتے اسے کھینچ کر لے جائیں کہ یہ پُر رعب و پُر شوکت آواز فضا میں بلند ہوئی۔ من علم انی ذو قدرۃ علی مغفرۃ الذنوب غفرت لہ ولا ابالی مالم یشرک بی شیئا۔ اور یہ شخص گو بڑا گنہگار ہے مگر اسے ہمیشہ یہ یقین تھا کہ میرا خدا غفور الرحیم ہے۔ پس اس یقین کی وجہ سے میں اسے بخشتا اور جنت میں داخل کرتا ہوں۔

اس کے ساتھ ہی ایک دوسرا آدمی کھڑا تھا جس کے نامۂ اعمال میں پہلے ورق سے آخری ورق تک نافرمانیاں اور غفلتیں ہی غفلتیں لکھی تھیں لیکن ہر صفحہ پر اس کے ایک دو استغفار بھی ضرور لکھے ہوتے تھے جو وہ گاہے بگاہے خدا سے مانگ لیا کرتا تھا۔ حکم ہوا کہ میں نے اپنے اس بندے کے سب گناہ اس کے استغفاروں کی وجہ سے محو کر دئے!

(۳۵)

پھر ایک اندھے کی بابت جھگڑا شروع ہوا۔ بارگاہِ الٰہی کی طرف سے حکم آیا کہ ہم نے اس کی دو نہایت پیاری عزیز آنکھیں لے لیں تو اب یہ مستحق ہے کہ ہم اس کی مغفرت کریں۔

(۳۶)

آگے چل کر لاانتہا بیماروں اور مصیبت زدہ مفلسوں کا ایک جمِ غفیر تھا جس کے لئے یہ حکم ہوا کہ "جن لوگوں کی مغفرت کا مجھے خیال ہوتا ہے ان کو میں دنیا سے رخصت نہیں کرتا جب تک ان کے ایک ایک گناہ کے بدلے ان کو جسمانی امراض اور رزق کی تنگی دے کر انہیں جنت میں جانے کے قابل نہیں بنا لیتا۔

لا اخرج احدًا من الدنیا ارید اغفر لہ حتی استوفی کل خطیئۃٍ فی عنقہ بسقمٍ فی بدنہ واقتار فی رزقہ

خاکسار بھی چونکہ اپنے بچپن کے زمانہ سے ہمیشہ بیماری میں مبتلا رہا ہے اس لئے یہ ارشاد سن کر بے حد خوش ہوا۔ اور اپنی سب تکالیف مجھے راحت نظر آنے لگیں تھوڑی دیر کے بعد میں نے غفران سے کہا "بھائی! بہت کچھ نمونہ! جنابِ الٰہی کی مغفرت کا میں نے دیکھ لیا۔ اور یہاں کا معاملہ تو ایک بحرِ ناپیدا کنار ہے۔ اور میں اب تھک بھی گیا ہوں۔ اب تو مجھے واپس لے چل۔ چنانچہ ہم واپس ہوئے مگر راستہ میں میری تکان کو دیکھ کر اس نے مجھے باتوں میں مصروف رکھا اور بتایا گیا کہ مغفرت کی بعض وجوہ اور اسباب کیا ہیں چنانچہ مختصرًا عرض کرتا ہوں۔

## مغفرت کی بعض وجوہ

۱- یہ کہ کوئی شخص خواہ اس کا کتنا ہی ایمان ہو یا کتنے ہی اعلیٰ عمل ہوں ابدی جنت اور دائمی مغفرت کا وارث صرف اپنی کوشش کی وجہ سے نہیں ہو سکتا بلکہ یہ سب چیزیں جاذبِ فضلِ خدا ہیں۔ پس اصل چیز فضلِ الٰہی ہے اور کسی انسان کی نجات عمل پر نہیں بلکہ فضل پر موقوف ہے (۲) دوسرا اصل یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ بڑا ہی نکتہ نواز ہے (۳) تیسرا یہ کہ وہ بالاراؤ غفور الرحیم ہے۔ اور جو چاہتا ہے کرتا ہے کسی کو بے حساب بخشتا ہے۔ کسی کو ہلکا سا حساب لے کر اور کسی سے پورا حساب مانگتا ہے (۴) اس کا رحم ہمیشہ اس کے غضب پر غالب ہے (۵) اس کی سب سزائیں بھی کسی حکمت، مصلحت اور اصلاح پر مبنی ہیں نہ کہ خفگی اور غصہ پر یہاں تک کہ جہنم بھی ایک شفاخانہ ہے اور عارضی ہے نہ کہ دائمی۔ (۶) تمام مخلوقات میں کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں جو کسی کا کوئی گناہ بخش سکے۔ گناہوں کی بخشش صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی سے مخصوص ہے۔ انہ لا یغفر الذنوب الا اللہ (۷) اس کی درگاہ ظلم کے عیب سے بالکل پاک ہے وہاں تو یا رحم ہے یا انعلق ہے یا مناسب سزا۔ (۸) نیکی کا بدلہ نیک ہے بلکہ بہت بڑھ کر ملتا ہے۔ بدی کی سزا بڑھا کر نہیں بلکہ اتنی ہی دی جاتی ہے اگر کوئی نیکی کی صرف نیت کرے تو اس نیت کا اجر بھی ملتا ہے لیکن بدی کی نیت کرے اور کر نہ سکے تو کوئی سزا نہیں اور اگر بدی کا ارادہ کر کے پھر بدی کرنے سے پہلے ہی اس سے باز آ جائے تو پھر نیکی محسوب ہوتی ہے نہ کہ بدی۔ (۹) استغفار کی دعا بارگاہِ الٰہیہ میں ہاتھوں ہاتھ لی جاتی ہے (۱۰) کوئی دوسرا شخص کسی کے لئے مغفرت کی دعا کرے تو وہ نہ صرف اس شخص کے لئے مقبول ہوتی ہے بلکہ دعا کرنے والا بھی برابر کی مغفرت کا حصہ پاتا ہے اور زندوں کا بہترین ہدیہ مُردوں کے لئے استغفار ہی ہے (۱۱) غفور الرحیم خدا نے بے انتہا فرشتے عالمین کے ہر گوشہ اور کونہ کونہ میں بٹھا رکھے ہیں۔ اور ایک نہایت معزز اور مقرب طبقہ ملائکہ کا اپنے عرش کے گرد مقرر کیا ہے تاکہ وہ ہر وقت انسانوں کے لئے مغفرت کی دعا اور سفارش کرتے رہیں۔ خدا تعالیٰ مغفرت کرنے سے ذرا نہیں جھجکتا۔ خواہ کسی مومن کے گناہ پہاڑ جتنے ہوں یا آسمان تک ہوں اور وہ ہر روز لاانتہا گناہ انسانوں کے اس غفور الرحیم کے فضل و کرم سے یونہی بلا وجہ معاف ہوتے رہتے ہیں (۱۲) آخرت میں تمام انبیاء خصوصًا سرتاجِ انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم بلکہ دیگر جملہ مقربین بھی شفاعت کا اذن پائیں گے اور لاتعداد مخلوق ان کی شفاعت سے بخشی جائے گی اور نہ صرف بزرگوں اور نیکوں بلکہ قرآن مجید اور اس کی سورتوں کی سفارش اور شفاعت بھی گنہگاروں کی مغفرت کرائے گی (۱۳) بالآخر غفور الرحیم یہ کہہ کر اپنا ہاتھ جہنم میں ڈالے گا کہ "سب شفاعت کرنے والے اپنی اپنی شفاعت کر چکے، اب مجھ رحمان۔ حنان۔ منان کی شفاعت کی باری ہے"۔ یہ کہہ کر وہ باقی ماندہ سب سزایافتوں کو نکال لے گا۔ جہنم اپنے مکان سے خالی ہو جائے گا اور رحمتِ الٰہی کی نسیم اس کے دروازوں کو کھڑکھڑائے گی اور فرعون اور ابوجہل تک بھی ایک محدود زمانہ کے بعد بخشے جائیں گے اور اس غفور الرحیم کی مغفرت کی چادر میں لپٹے ہوئے نظر آئیں گے جہنم تبھی تک مجرم کو اپنے اندر رکھے گا جب تک کہ اس کی اصلاح نہ ہو جائے جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حتی اذا ھذبوا ونقوا۔ یعنی جونہی تہذیبِ اخلاق اور پاکیزگیٔ قلب وہاں مجرم کو حاصل ہو گئی اور وہ اس قابل ہو گیا کہ جنتیوں کے ساتھ مل کر بکمالِ اخلاق و نیکی اپنی زندگی وہاں پُرامن طور پر بسر کر سکے اسی وقت وہ جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ (۱۴) بعض لوگ اس وسوسہ میں پڑے ہوئے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ماں باپ سے بھی زیادہ شفیق ہے تو پھر کیوں وہ ان کو

دوزخ میں ڈالے گا۔

سو اس کی حقیقت یہ ہے کہ جہنم تو دراصل معاند مشرکین۔ سخت ترین مفسدین اور خدا اور رسول کا مقابلہ کرنے والوں کے لئے ہی ہے۔ اور ماں باپ بھی جب ان کی اولاد متمرد اور سرکش ہو جائے تو ان سے بیزار اور ان کے دشمن ہو جاتے ہیں۔ ان اللہ لا یعذب من عبادہ الا المارد المتمرد الذین یتمرد علی اللہ وابی ان یقول لا الہ الا اللہ ایسے لوگوں کے سوا باقی گنہگاروں کے ساتھ جو سلوک یہاں ہو رہا ہے وہ تو نے آج خود دیکھ ہی لیا ہے۔ فسبحان اللہ عما یصفون۔

## اعمال صالحہ

ان باتوں کے سوا جو تیری نظر سے گذریں اور ہزاروں طریقے۔ مغفرت الٰہی کے اجرا کے ہیں اور لاکھوں اعمال ایسے ہیں۔ جن کو حضرت غفور رحیم پسند کر کے اس شخص پر اپنی مغفرت کا نور چڑھا دیتے ہیں۔ کہیں نماز روزہ۔ اخلاق پسندیدہ۔ بزرگوں کو خوش رکھنا۔ والدین کی اطاعت۔ خاوند کی فرمانبرداری۔ یتیموں کی پرورش۔ صدقہ و خیرات۔ توبہ استغفار تسبیح۔ ذکر الٰہی۔ خشیۃ اللہ۔ تقویٰ خدا تعالیٰ پر امید رکھنا۔ کبائر سے بچتے رہنا بزرگوں کا ادب کرنا۔ دوسروں کے قصور معاف کرنا۔ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنا۔ احسان بکثرت اور محبت کے ساتھ درود پڑھنا۔ اخلاص جہاد۔ قربانیاں تلاوت قرآن مجید وغیرہ۔

غرض تمام اچھے طریقے بلکہ اور جملہ نیک اعمال مومنوں کے لئے مغفرت کو جذب کرتے ہیں۔ اور بعض دفعہ اس درگاہ کی نکتہ نوازی ہی انسان کی بخشش کا موجب ہو جاتی ہے

تیرا پھر کبھی ادھر آنا ہوگا تو باقی مضمون تجھے سناؤں گا۔

غفران کی باتیں ابھی ختم نہیں ہوئی تھیں کہ وہی بڑا دروازہ جس سے ہم میدان محشر میں داخل ہوتے تھے نظر آنے لگا اسے دیکھتے ہی جو ربودگی۔ مغفرت الٰہی کے نشہ کی مجھ پر مستولی تھی وہ جاتی رہی اور میں بیدار ہو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ گھر میں اپنے پلنگ پر کاغذ قلم لئے یہی مضمون لکھ رہا ہوں مگر میں نے اپنے پورے ہوش میں یہ حرف یہ آخری فقرہ لکھا ہے کہ

آخر دعوانا ان الحمد
للہ رب العلمین

---

## زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

---

مراسلہ

# دولتِ خداداد پاکستان میں عیسائیت کے بڑھتے ہوئے طوفان سے بچنے کی کیا تدبیر ہے؟

(محترم محمد عباس خانصاحب قادری آزاد کشمیر)

محترم ایڈیٹر صاحب الفضل ربوہ

ہدیۂ سلام مسنون۔ مجھے ان دنوں کافی۔ تم الفضل دیکھنے کا ملا ہے۔ ۲۳ مئی کے پرچہ میں عیسائیت کے اعداد و شمار میں نے دیکھے۔ اس فہرست میں راولپنڈی، پشاور اور ڈھاکہ وغیرہ کے مراکز درج نہیں ہیں۔ ان میں عیسائیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اگر کہیں سے اس فہرست کے علاوہ بھی متذکرہ صدر ہر سہ مرکزی شہروں کی تعداد ان کی تفصیل سے مل سکے تو درج فرمائی جاوے تاکہ کل تعداد کا پتہ چل سکے کہ پاکستان بننے ہوئے کس قدر اضافہ ہوا۔ دنیائے چرچ تو اپنی رپورٹ میں پاکستان کی سرزمین کو عیسائیت خیز اور توقع سے زیادہ اضافہ ہونے پر فخر و مباہات کی خوشی کا اظہار کر چکی ہے۔ سچ پوچھئے تو عیسائیت کا سیلاب طوفانی شکل میں پاکستان کو اپنی لپیٹ میں لینے کی شبانہ روز تگ و دو میں ہے۔

ادھر ہماری حالت یہ ہے کہ عوام و خواص کو ٹس سے مس نہیں۔ ہمارے کانوں پر جوں بھی نہیں رینگتی۔ اس پاکستان میں ان کے ۲۷۰۹ مشنری عیسائیت پھیلا کر اور مسلمانوں کو مرتد بنانے میں مصروف ہیں۔ ہم نے صرف اخبارات اور رسالوں میں افسوس کر کے خاموشی اختیار کر لی اور روک تھام یا انسداد میں مسلمانوں کی کسی جماعت نے منظم کارروائی نہیں کی۔ اگر خاموشی کا یہی عالم رہا تو انجام کتنا خطرناک ہے۔ عیسائی حکومتیں اپنی مشنریوں کو بے شمار امداد ہر قسم کی دے رہی ہیں۔ در پردہ عیسائی ذہانت نے پاکستان سے مسلمان کا نام مٹانے کا منصوبہ بنا لیا ہوا ہے عیسائیت کے طوفان سے جو مسلمان بچا وہ بھارت کے حملہ اور عیسائی حربی امداد کی نذر ہوگا۔ ؎

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے ایسے پاکستان والو
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

عیسائیت کی طوفانی رفتار کو دیکھو۔ عیسائیوں کے داخلی، خارجی سلوک ہمارے ساتھ دیکھو اور پھر اندلس کی تاریخ دیکھو کہ وہاں آٹھ سو سال مسلمان کی مضبوط حکومت تھی۔ مگر وہاں اب عیسائیت ہی عیسائیت ہے۔ مسجدیں گرجاؤں میں تبدیل صدیوں سے ہو چکیں۔ قبرستان و مزارات کے نشان تک مٹ گئے۔ اب جبکہ وہاں مسلمانوں کا نام و نشان تک مٹ چکا ہے۔ اسلام کا کوئی نام لیوا تک وہاں نہیں ہے۔ "چشم عبرت بینا کشاد"

عیسائیت کے اس طوفانی سیلاب سے بچنے کے لئے تمام جماعتوں کو عیسائیت کے مقابلہ میں اب "متحدہ محاذ پر" قائم کرنا چاہیئے اور اپنا تبلیغی و انسدادی روک تھام کا فوری قدم اٹھانا چاہیئے ہر ایک جماعت عیسائیت کے حملہ کا جواب دے۔ اور اس بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکے تاکہ یہ سیلاب اسلامی بستیوں کو تباہ و برباد کر کے عیسائیت میں تبدیل نہ کر دے۔ یا جو بہتر تدبیر بچنے کی ہو سکتی ہے۔ اس پر غور و فکر کر کے عمل میں لائے۔ ع چیست یاران طریقت بعد ازیں تدبیر ما۔ ہم کو سیاسی، مذہبی وغیرہ تمام اختلافات کو بالائے طاق رکھکر۔ اپنی قوم اپنے ملک پاک، اور اپنے پیارے ایمان و اسلام کی فکر کرنی چاہیئے۔

خادم ملت:۔ محمد عباس خان قادری۔ ثانی احقر الناس سرہر دمرئی آزاد کشمیر بقلم خود

---

# تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ) میں

## فرسٹ ایر کا داخلہ جاری ہے

تعلیم الاسلام ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں کی فرسٹ ایر کلاس میں داخلہ جاری ہے۔ ۔۔۔ سے زائد نمبر حاصل کرنے والوں کو فیس کی رعایت دی جائیگی نہایت ارزاں دیہاتی درسگاہ جہاں اساتذہ کی ذاتی نگرانی میں بچوں کا مطالعہ اور ان کی تعلیم و تدریس کا مکمل انتظام موجود ہے۔

ہوسٹل میں رہائش کا مکمل انتظام موجود ہے۔ جہاں یہ رعایت بھی دی گئی ہے کہ طلبہ اجناس بھی ہمراہ لا سکتے ہیں۔ تاکہ خرچ میں کفایت ہو۔

فارم داخلہ دفتر کالج سے حاصل کریں۔

(عبد السلام اختر ایم اے پرنسپل)

---

# جماعت احمدیہ کوٹلی (آزاد کشمیر) کا کامیاب جلسہ

مورخہ ۲۴-۲۵ مئی ۱۹۶۳ء کو جماعت احمدیہ کوٹلی (آزاد کشمیر) کا جلسہ سالانہ کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ آزاد کشمیر کی دیگر احمدی جماعتوں سے بھی صدہا احباب نے شرکت فرمائی جلسہ گاہ شہر کے وسط میں بنایا گیا تھا۔ سٹیج کو مختلف رنگ کی جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ خدام الاحمدیہ نے مہمانوں کی خدمت کے فرائض سرانجام دئے۔ جلسہ میں کل تو اجلاس ہوئے۔ حاضرین کی تعداد پانچ ہزار کے لگ بھگ تھی۔ کھانے کا انتظام لوکل جماعت احمدیہ کوٹلی نے احسن طریقہ سے کیا۔ پہلے دن ۲۴ مئی کو بعد نماز جمعہ بوقت ۳½ بجے اجلاس شروع ہوا جس کی صدارت محترم امیر صاحب ہائے احمدیہ ماسٹر امیر عالم صاحب نے کی۔ علماء کرام نے مدلل طور پر سیرت النبی پر تقاریر کیں۔ دوسرا اجلاس ۸½ بجے شب زیر صدارت مولوی محمد دین صاحب صدر جماعت احمدیہ کوٹلی آزاد کشمیر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن شریف مولوی محمد رشد صاحب قریشی فاضل دیوبند نے کی۔ نظم درثمین سے مولوی فیروز الدین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوٹلی نے خوش الحانی سے پڑھی علماء کرام نے حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کے عشق رسولؐ پر تقریریں فرمائیں۔ ۲۵ مئی ۱۹۶۳ء ۸½ بجے صبح زیر صدارت محمد منظور صاحب ایڈووکیٹ کوٹلی اجلاس منعقد ہوا۔ علماء کرام نے مدلل اور مفصل تقریریں کیں مختلف دوستوں نے سوالات لکھکر دئے۔ جن کا جواب محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے شام کے اجلاس میں دئے۔ دوسرا اجلاس پونے پانچ بجے زیر صدارت کیپٹن جمال دین صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم محمود احمد صاحب مختار نے تقریر کی۔ آخری اجلاس زیر صدارت مسٹر علیم الدین صاحب ایڈووکیٹ کوٹلی منعقد ہوا جس میں علماء کرام نے اتحاد المسلمین پر تقریریں کیں۔ اسی طرح ہمارا جلسہ سالانہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ مستورات کے لئے باقاعدہ انتظام تھا۔ حکام ضلع نے ہمارے ساتھ بہت اچھے رنگ میں تعاون کیا۔ جس کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اس جلسہ کے اثرات اچھے ظاہر ہوئے ہیں۔ لوگوں کی بہت سی غلط فہمیاں دور ہوئیں۔ اہل حدیث احباب نے بھی ہمارے ساتھ کافی تعاون کیا۔

مختار احمد بٹ کشمیری
سیکرٹری جلسہ کوٹلی

# مجالس خدام الاحمدیہ اور ماہانہ رپورٹ

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی کارگذاری کی ماہانہ رپورٹ ہر ماہ پندرہ تاریخ سے قبل مرکز میں بھجوا دیں۔ اس غرض کے لئے مرکز کی طرف سے جملہ مجالس کو مطبوعہ فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود کئی مجالس کی طرف سے رپورٹ موصول نہیں ہو رہی جو بہت ہی تشویشناک امر ہے ہمیں یقین ہے کہ ہر مجلس میں کچھ نہ کچھ کام ضرور ہوتا ہے۔ لہذا تمام قائدین مجالس سے خصوصاً اور قائدین اضلاع و علاقہ سے عموماً التماس ہے کہ اپنی اپنی مجالس کا فوری طور پر جائزہ لیں اور جن کی رپورٹ ابھی تک مرکز میں نہیں بھجوائی گئی فوری طور پر روانہ کریں۔ جزاکم اللہ تعالےٰ

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

## عیسائی صاحبان کے لئے "تحریری مناظرہ" مفت

### چالیس نسخے مخصوص کر دئے گئے ہیں

دفتر مکتبہ الفرقان میں اس تحریری مناظرہ کی چالیس کاپیاں مفت تقسیم کے لئے موجود ہیں۔ جو الوہیت مسیحؑ کے بارے میں پادری عبدالحق صاحب اور خاکسار کے درمیان گذشتہ سال تحریری طور پر ہوا ہے یہ چالیس کاپیاں صرف عیسائی صاحبان کے لئے مخصوص ہیں جو صرف ایک کارڈ بھیج کر خود طلب فرما سکتے ہیں۔ احباب عیسائی دوستوں کو اس اعلان سے مطلع فرما دیں۔ (خاکسار ابو العطاء جالندھری ایڈیٹر الفرقان ربوہ)

## درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد محترم دو ہفتے سے شدید بیمار ہیں۔ جس کی وجہ سے سخت پریشانی ہے۔ احباب سے دردمندانہ درخواست دعا ہے (خاکسار مستری محمد عبداللہ۔ چک $\frac{116}{12-L}$ ضلع منٹگمری)

۲۔ خاکسار کی والدہ محترمہ اہلیہ مولوی عبدالواحد خان صاحب احمدی معلم ڈیرہ غازیخان کی اہلیہ صاحبہ چند یوم سے بعارضہ تپ محرقہ سخت بیمار ہیں۔ بزرگان جماعت اور درویشان قادیان سے دردِ دل سے شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(عبدالماجد انجم ابن مولوی عبدالواحد خان معلم جماعت احمدیہ مشرقی۔ ضلع ڈیرہ غازیخان)

۳۔ میرے بہنوئی چوہدری محمد کرامت اللہ صاحب ابن بابو اکبر علی صاحب آف کراچی آجکل لندن میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی بخیریت واپسی کی دعا فرمائیں۔

(ملک بشارت احمد نصرت آرٹ پریس ربوہ)

۴۔ میرے دادجان حضرت ڈاکٹر ظفر حسن صاحب صوبیدار میجر پنشنر عرصہ دراز سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ہسپتال داخل کرایا گیا ہے۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔ ملک منور احمد جاوید۔ نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

۵۔ میری والدہ تقریباً تین ہفتوں سے عارضہ دل و جگر سے سخت بیمار ہیں احباب جماعت و بزرگان ان کی صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (نعیم احمد۔ خیرپور)

۶۔ میری والدہ صاحبہ محترمہ قریشہ بیگم اہلیہ سید عبدالکریم صاحب جو سعود آباد کالونی کراچی کی صدر لجنہ اماء اللہ ہیں کافی عرصہ سے دل و دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں اور جناح ہسپتال کراچی میں داخل ہیں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان دعا کریں کہ خدا تعالےٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ حنیفہ قمر بنت سید عبدالکریم صاحب $\frac{5-2}{385}$ سعود آباد کالونی کراچی نمبر ۲ - مالیر

۷۔ خاکسار کئی روز سے بیمار ہے۔ احباب جماعت بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے (افضل الدین۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لیبانوالہ ضلع سیالکوٹ)

۸۔ بندہ کے والد صاحب عرصہ ایام سے ٹائیفائڈ سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے (مستری محمد عبداللہ بمقام $\frac{116}{12-L}$ تحصیل و ضلع منٹگمری)

۹۔ میرے خالو جان محترم ملک غلام احمد صاحب آف بھیر پور ضلع منٹگمری عارضہ قلب کی وجہ سے تقریباً ایک ماہ سے صاحب فراش ہیں اور میری ایک خالہ صاحبہ کو شدید قسم کا دل کا دورہ ہوا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ میرے خالو جان و خالہ صاحبہ کی صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار حمید اللہ ولد چوہدری اللہ بخش صاحب مرحوم

(سٹیم پریس قادیان والے)

# خاص انعام

اطفال الاحمدیہ کے دو سالہ پروگرام کے ماتحت ہونے والے دوسرے امتحان "ہلال اطفال" میں بھی اوّل دوم۔ سوم رہنے والوں کو بالترتیب تیس روپے بیس روپے اور دس روپے کی مالیت کے انعامات دئے جائیں گے۔ اصل پروگرام کے مطابق تو انعام چوتھے امتحان "بدر اطفال" کے پاس کرنیوالوں کو ملنے ہیں۔ مگر بچوں کے شوق اور محنت کو دیکھ کر مندرجہ بالا رعایت کا بھی اعلان کیا جاتا ہے۔ ہلال اطفال کا امتحان ۱۱ر ستمبر کو ہو رہا ہے۔ پس آج ہی سے اسکی تیاری شروع کر دیں

۲۔ پہلے امتحان ستارہ اطفال میں ہزاروں احمدی بچوں کے علاوہ بعض بچیوں اور بعض غیر احمدی بچوں نے بھی شوق سے حصہ لیا۔ مگر پھر بھی ہزاروں بچے مقامی عہدیداروں کی سستی یا ڈاک کی خرابی کی وجہ سے امتحان دینے سے رہ گئے ہیں۔ اب ان کی درخواست پر اس رعایت کا بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ "ستارہ اطفال" کا امتحان پھر ۱۱ر ستمبر کو ہو گا۔ جو بچے پہلی دفعہ امتحان میں شامل نہ ہو سکے تھے یا فیل ہو جائیں ۱۱ر ستمبر کو "ستارہ اطفال" کے امتحان میں شامل ہو جائیں اور اس دن وہ دوسرے امتحان ہلال اطفال میں بھی حصہ لے سکیں گے۔ پس ایسے بچوں کو دونوں امتحانوں کی تیاری کرنی چاہیئے ورنہ وہ انعام حاصل نہ کر سکیں گے۔

مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ

## الفرقان کے خریدار حضرات کیلئے اطلاع

ماہ جون کا رسالہ جو عیسائیت اور بہائیت کی تردید اور اسلام و احمدیت کی تائید میں ٹھوس اور قابل دید مقالات پر مشتمل ہے۔ دس جون کو پوری طرح چیک کر کے خریداران کو بھجوا دیا گیا ہے۔ بیس تاریخ تک جس خریدار کو نہ ملے وہ ایک کارڈ لکھیں جسے ہم خود پوسٹماسٹر صاحب لاہور کو بھجوائیں گے اور اس دوست کو دوبارہ رسالہ بھیج دیں گے۔ بیس تاریخ کے بعد اطلاع آنے پر رسالہ نہیں بھیجا جا سکے گا۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

## گمشدہ رسید بک

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے جاری کردہ رسید بک نمبر ۳۰۶۹ گم گئی ہے۔ جو رسید ۶ تک استعمال ہو چکی ہے۔ ازراہ کرم کوئی صاحب اس رسید بک پر کسی قسم کا کوئی چندہ ادا نہ کریں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

## نمایاں کامیابی

میری بہن عزیزہ امۃ اللباسط نے اس سال میٹرک کے امتحان میں خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ۷۳۸ نمبر حاصل کر کے راولپنڈی ڈویژن میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ نیز میرا چھوٹا بھائی عزیزم عبدالرشید بھی ۵۲۷ نمبر حاصل کر کے فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوا ہے۔ تمام احمدی بہنوں، بھائیوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس سے بھی بہتر دینی اور دنیاوی کامیابیوں سے نوازے۔ آمین۔

(خاکسار امۃ المالک بنت ملک عبدالحمید صاحب جنرل سیکرٹری لجنہ راولپنڈی)

## نتیجہ امتحان لیکچر لاہور

امتحان منعقدہ ۱۹ر مئی۔ زیر انتظام طلبہ مرکزیہ میں کل ۳۲۵ ممبرات شامل ہوئیں جس میں سے صرف ۹ خواتین ناکام رہیں۔ نتیجہ ۹۷.۲۵٪ رہا الحمدللہ علی ذالک۔

محترمہ فائزہ شاہدہ جامعہ نصرت ربوہ ۹۰ نمبر حاصل کر کے اوّل آئی ہیں اور محترمہ امۃ النصیر طاہرہ دستیلاٹٹ ٹاؤن گوجرانوالہ ۸۸ نمبر لے کر دوم رہی ہیں۔ محترمہ عتیقہ فرزانہ اور امۃ الرفیق نصرت ہائر سیکنڈری سکول ۸۷ نمبر لے کر سوم رہیں۔ اللہ تعالےٰ بابرکت کرے۔ (سیکرٹری تعلیم مرکزیہ)

**تصحیح**: اخبار الفضل مورخہ ۱۳ر جون ۱۹۶۳ء کے ص۶ پر ایک فہرست "معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)" شائع ہوئی ہے۔ اس کے شمار نمبر ۸۵ میں غلطی ہو گئی ہے حسب ذیل درستی فرمائی جائے۔ مکرم چوہدری ناظر علی صاحب سابق نمبردار کھوکھر تحصیل بٹالہ چک نمبر ۲۶ ضلع شیخوپورہ

(وکیل المال اول تحریک جدید)

# وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ۱۵ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) تمام وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے۔ مگر بہتر یہی ہے کہ ۱/۱۰ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

**مسل نمبر ۱۷۰۸۴** میں رحیم بی بی زوجہ خواجہ عبداللہ صاحب قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ دو صد روپیہ ہے جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد ادا کردوں۔ یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ جائداد کے علاوہ میری کوئی اور آمد کا ذریعہ نہیں۔ میں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہوجائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ (نوٹ) اس وقت میرے پاس زیور کوئی نہیں۔ الامۃ۔ رحیم بی بی زوجہ خواجہ محمد عبداللہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد۔ خواجہ عبدالحمید فرزند حقیقی خواجہ عبداللہ موصی ربوہ

**مسل نمبر ۱۷۰۸۲** میں صفیہ بیگم زوجہ ڈاکٹر شریف احمد صاحب قوم امامی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۳/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ ۲۰۰ روپے جو کہ میں خاوند سے وصول کرچکی ہیں۔ زیور طلائی ایک جوڑی کانٹے وزنی ۱½ تولہ گلوبند ۳ تولہ انگوٹھی طلائی وزنی ۳ ماشہ کل زیور کی قیمت مبلغ ۵۴۰ روپے ہے۔ کل میزان معہ حق مہر مبلغ ۷۴۰ روپے جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس جائداد کے علاوہ میری کوئی آمد کا ذریعہ نہیں۔ میں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہوجائے۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط الامۃ صفیہ بیگم زوجہ ڈاکٹر شریف احمد محلہ دارالرحمت شرقی مکان ۶۶۔ گواہ شد۔ شریف احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ ۲۸/۳/۶۳

**مسل نمبر ۱۷۰۸۳** میں مختار بی بی زوجہ مختار احمد قوم شیخ انصاری پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰ اپریل ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی غیر منقولہ جائداد یا ماہوار آمد نہیں ہے۔ صرف مہر اور زیورات ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ دو صد روپیہ جو بذمہ خاوند ہے۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد ½ تولہ۔ رنگ طلائی ایک ½ تولہ۔ کڑے طلائی ۳ تولہ۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی ۱½ تولہ میزان سات تولہ جس کی اوسط قیمت مبلغ سات صد روپے ہے۔ میں اپنے مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میری وفات پر میری کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ مختار بی بی مکان ۳۱۷ محلہ پیروالہ بازار کھیتی والہ وارڈ ۴ جھنگ صدر۔ گواہ شد۔ ماسٹر علی محمد سیکرٹری مال محلہ شیخ لاہوری جھنگ صدر۔ گواہ شد۔ قمرالدین محلہ پیروالہ مکان ۱۳۹ جھنگ صدر

**مسل نمبر ۱۷۰۸۰** میں حمیدہ بیگم بیوہ چوہدری محمد الدین عادل مرحوم قوم راجپوت کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن دارحمت حال ربوہ محلہ دارالبرکات ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۳/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر مبلغ ۵۰ روپے جو کہ میں اپنے خاوند سے وصول کرچکی ہوں۔ زیور کوئی نہیں جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر میں اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ لڑکے کی ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بطور جیب خرچ مبلغ ۴۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی

راقم الحروف۔ اللہ بخش متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ۔ الامۃ۔ حمیدہ بیگم بیوہ چوہدری محمد الدین عادل مرحوم گواہ شد ڈاکٹر بشیر محمد عالی موصی سیکرٹری مال گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا دفتر وصیت ربوہ

**مسل نمبر ۱۷۰۸۱** میں حمیدہ بیگم زوجہ چوہدری سلطان احمد قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۱۲۷ ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۵/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حق مہر بذمہ خاوند واجب الادا پانچ صد روپے ہے اور گلوبند طلائی وزنی تین تولہ ڈیڑھ ماشہ کل قیمت معہ مزدوری ۴۵۵ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میرا گزارہ ملازمت پر ہے جو ۱۱۴ روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی موجودہ جائداد اور آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا موجودہ جائداد کے علاوہ بوقت وفات میرا جو بھی متروکہ ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ۔ حمیدہ بیگم چک ۱۲۷ بہلول پور گواہ شد الیاس الدین ولد چوہدری پیر بخش ساکن بہلول پور چک ۱۲۷ ضلع لائل پور۔ گواہ شد بشیر احمد انچارج شفاخانہ حیوانات چک ۱۲۷/ج ب لائل پور

**مسل نمبر ۱۷۰۶۷** میں مرزا مبشر احمد ولد ڈاکٹر مرزا منور احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ حال لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ مجھے اپنے والد کی طرف سے ۳۵ روپے ماہانہ جیب خرچ ملتے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر بعد میں کوئی اور جائداد یا آمد وغیرہ پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد مبشر احمد۔ گواہ شد۔ مرزا عزیز احمد گواہ شد۔ مرزا منور احمد

---

## لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

کے آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لئے کارگر ثابت ہوا تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہوگئے اور پادری اور اس کی جماعت سے کہا کہ عیسےٰ جس کا نام تم لیتے ہو وہ دوسرے انسانوں کی طرح فوت ہوچکے ہیں اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے وہ میں ہوں۔ پس اگر تم سعادتمند ہو تو مجھ کو قبول کرلو۔ اس ترکیب سے اس نے نصرانی کو اس قدر تنگ کیا کہ اس کو پیچھا چھڑانا مشکل ہوگیا اور اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لے کر ولائیت تک کے پادریوں کو شکست دی۔

(دیباچہ تفسیر القرآن مولانا اشرف علی تھانوی ص ۳۰)

اس سے ظاہر ہے کہ اگر ہم مسیحی سعید روحوں کو اسلام کی طرف لانا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے ہمیں خود عیسائیوں کے بدعتی خیالات اور رسومات کے متعلق اپنے عقائد قرآن وسنت کے مطابق کرنے پڑیں گے ورنہ ہم اپنے کھٹے ہوئے عیسائی بھائیوں کی کوئی مدد نہیں کرسکیں گے

# ضروری اور اہم خبریں

● ماسکو، ۱۶ جون۔ ماسکو ریڈیو کے اعلان کے مطابق کل روسی سائنس دانوں نے ایک خاتون خلاباز کو زمین کے مدار پر پہنچا دیا ہے۔ اس خاتون کا نام ولینٹینا ٹیرس کوفا ہے اور تاس ایجنسی کی اطلاع ایجنسی کی اطلاع کے مطابق اس کا خلائی جہاز زمین کے گرد پروگرام کے مطابق چکر کاٹ رہا ہے۔

خاتون کے خلائی جہاز کا نام ووسٹاک ۶ ہے، جسے گرینوچ کے وقت کے مطابق آج صبح گیارہ بجے مدار پہ پہنچایا گیا تھا۔ ولنٹینا ٹیرس کوفا کے خلائی جہاز کو ٹیلی ویژن پر دکھایا جا رہا ہے۔ یہ خاتون نہ صرف زمین سے رابطہ قائم کئے ہوئے ہے بلکہ اس نے لفٹیننٹ کرنل بائی کا فسکی سے بھی وائرلیس کے ذریعہ رابطہ قائم کر لیا ہے۔ جن کا خلائی جہاز ووسٹاک ۵ اس وقت تک زمین کے گرد چونتیس چکر کاٹ چکا ہے۔

توقع ہے وہ خلا میں ایک ہفتے تک رہیں گے وہ کل رات نو گھنٹے تک سوئے آج صبح انہوں نے ورزش کی، ناشتہ کیا اور اس کے بعد اطلاع دی کہ وہ بالکل تازہ دم اور تندرست ہیں اور ان کے خلائی جہاز کے کل پرزے ٹھیک کام کر رہے ہیں۔

---

● واشنگٹن ۱۶ جون۔ امریکی سائنسدان ۱۸ جون کو کیپ کنا ڈول سے ایک اور مصنوعی سیارہ چھوڑیں گے جس کے ذریعے طوفانوں اور آندھیوں کی پیشگوئی کرنا آسان ہو جائے گا۔ اس مصنوعی سیارے کا وزن ایک سو چونتیس کلوگرام ہوگا۔ اس کی شکل ڈھول کی سی ہوگی اور اس میں دو ٹیلی ویژن کیمرے لگے ہونگے۔

● کراچی، ۱۷ جون۔ مغربی پاکستان میں ہوائی طاقت استعمال کرنے کا سروے کیا جا رہا ہے تاکہ اسے بنجر اور نیم بنجر علاقوں میں کھیتی باڑی اور جنگلات کی ترقی کے لئے کام میں لایا جا سکے۔ اسی طرح اس سوال کی بھی چھان بین کی جا رہی ہے کہ سورج کی طاقت کو اقتصادی ترقی کے لئے کس طرح استعمال کیا جا سکتا ہے۔ کوئٹہ قلات۔ کراچی اور حیدرآباد ڈویژنوں میں ہوائی طاقت کا جائزہ لیا گیا ہے اس سے ثابت ہوا ہے کہ سابق سندھ سابق بلوچستان اور صوبے کے مغربی ساحل کے قرب و جوار میں واقع بعض علاقوں میں خاصی ہوائی طاقت موجود ہے جس سے سال بھر میں ایک لاکھ یونٹ بجلی پیدا کی جا سکتی ہے اس کے علاوہ ان پسماندہ علاقوں میں ہوائی چکیوں کا جال بھی بچھایا جا سکتا ہے۔ اس وقت سورج کی طاقت سے استفادہ کرنے کے لئے چار رصدگاہیں ملتان۔ پشاور۔ کراچی۔ اور کوئٹہ میں موجود ہیں اس کے علاوہ ملک کے مختلف حصوں میں دھوپ کی گرمی ناپنے کے لئے آلات لگائے جا چکے ہیں۔

---

## بقیہ صفحہ اوّل

صدر مملکت صدر انجمن احمدیہ کے ممنون ہیں کہ اس نے صدر مملکت کے امدادی فنڈ برائے مشرقی پاکستان میں ۶ ہزار روپے بطور چندہ ارسال کئے ہیں۔ اس سے ہمارے مشرقی پاکستان کے بھائیوں کی مصیبت کا مداوا کرنے میں مدد ملے گی۔

صدر انجمن احمدیہ کا ارسال کردہ چیک کمپٹرولر اینڈ آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی معرفت صدر مملکت کے امدادی فنڈ برائے مشرقی پاکستان کے اعزازی خزانچی کو بھیج دیا گیا ہے جو در یں اثناء آپ کو اس کی باضابطہ رسید ارسال کر دیں گے۔

آپ کا مخلص

(ڈپٹی سیکرٹری صدر مملکت)

---

## انسپکٹر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا دورہ

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی انسپکٹر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کو مختلف مقامات کے دورہ پر بھجوایا جا رہا ہے۔ مکرم خواجہ صاحب توسیع اشاعت ماہنامہ "انصار اللہ" سے متعلق فریضہ سرانجام دینے کے علاوہ مجلس انصار اللہ کو ان کے فرائض کی طرف بھی توجہ دلائیں گے۔ زعماء مجلس انصار اللہ اور دیگر عہدیداران کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مرکزی نمائندہ سے ہر طرح تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

دورہ کا پروگرام

۱۷ جون تا ۳۰ جون ۱۹۶۳ء

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۔ | حافظ آباد | ۱۷ جون | ۵۔ | کھاریاں | ۲۴-۲۵ جون |
| ۲۔ | گوجرانوالہ | ۱۸، ۱۹ جون | ۶۔ | جہلم | ۲۶-۲۷ جون |
| ۳۔ | وزیر آباد | ۲۰-۲۱ جون | ۷۔ | میرپور، کوٹلی آزاد کشمیر | ۲۸ تا ۳۰ جون |
| ۴۔ | گجرات | ۲۲-۲۳ جون | | | |

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔

---

## درخواست دعا

عزیزم ملک نسیم احمد صاحب وکیل ڈیرہ غازی خاں کو درد گردہ کی شکایت ہو گئی ہے اور ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ گو پہلے کی نسبت افاقہ ہے تاہم دعاؤں کی ضرورت ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ عزیزم کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمادیں۔ (جلال الدین شمس ربوہ)

---

## ضروری اعلان

اصلاح و ارشاد کے کام کے لئے ایسے مخلصین کی فوری ضرورت ہے جو اس کام کے لئے اپنے آپ کو کم از کم تین ماہ کے لئے وقف کریں ایسے واقفین تحریری اطلاع بتوسط تصدیق صدر یا امیر صاحب جلد نظارت ہذا میں بھجوائیں۔ تاکہ انہیں کام پر متعین کیا جا سکے۔

ناظر اصلاح و ارشاد

---

پاکستان ویسٹرن ریلوے

## ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کو ذیل کے ٹنڈروں کے لئے کوٹیشن مطلوب ہیں۔

| نمبر شمار | ٹنڈر نمبر معہ سٹورز کی مختصر تعداد و تفصیل کے | ٹنڈر فارم کی قیمت معہ خرچہ ڈاک و پیکنگ (ناقابل واپسی) | ڈرائنگ سپیسیفیکیشنز (بشرط ضرورت) دفتر زیر دستخطی سے درج ذیل قیمت کے عوض دستیاب ہو سکتے ہیں | تاریخ فروخت | مطلوبہ تاریخ و وقت | کھلنے کی تاریخ و وقت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ |
| ۱۔ | پی آئی سی/ایم ۵/۱/۲-۶۳ یونیورسل کپلنگز ۳ تا ۱ ای آر ایس ڈی آر جی نمبر ۳۲۱ LTVB A (ایم) وغیرہ ۳۰،۰۰۰ عدد | ۲۰/- روپے | ۲/- روپے | ۱۷ جون ۶۳ء تا ۲۲ جولائی ۶۲ء | ۲۵ جولائی ۶۳ء ۸ بجے | ۲۷ جولائی ۶۳ء ۹ بجے |

۲۔ ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دفتر زیر دستخطی اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی سے تمام ایام کار میں سوائے جمعہ صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک مذکورہ قیمت کے عوض دستیاب ہو سکتے ہیں۔ پوسٹل آرڈر، چیک۔ بنک ڈرافٹ کا ٹکٹ یا نقد بنک کی رسیدیں اور نیشنل سیونگ سرٹیفیکیٹ مذکورہ ٹنڈر فارم کی قیمت کے طور پر قبول نہ ہوں گے اصرف انہی فارموں پر آنے والی پیشکشوں پر غور ہوگا۔ ٹنڈر معاہر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

۳۔ کوئی ٹنڈر یا (انکوائری یا رقم زیر دستخطی کے نام ہرگز نہ بھیجی جائے۔

اے حمید
چیف کنٹرولر آف پرچیز

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴